Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اشاعۃ السنۃ النبویۃ

نمبر نہم — علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیہ — باب ماہ رمضان ۹۶ھ

جلد دوم — جسکے — مطابق ستمبر ۷۹ء

حصہ اول میں بعض مقدمات اثبات نبوت بحث ہی اور حصہ دوم میں مضمون ندوۃ و معاشرت تہذیب الاخلاق کا جواب

منجانب مولوی ابوسعید محمد حسین صاحب لاہوری

اظہار نتیجہ استبشار

اشتہار مندرجہ نمبر ہشتم کے باب میں مراد آباد - دہلی - ناگپور - ڈاکہ شاہپور - لاہور - کپور تہلہ وغیرہ سے جو تحریرات ہمارے پاس پہنچی ہیں انکا خلاصہ یہ ہی کہ نیچریوں کے الزام سے مقلدین کا جواب مقدم ہے

دلیل انکی (جو ایک شبہ ہی محدث و امام و مسند الوقت کی تحریر کی ہی) یہ ہی کہ اگر چہ نیچری مذہب کا خود نے نفسہ ضرر تقلید سے بڑھکر ہی - لیکن تاثیر و اشخاص متاثرین کی نظر سے وہ ضرر تقلید سے کمتر ہی - تقلید کا اثر علماء و صلحاء و اتقیاء زمانہ پر محیط ہی جو انکی سد راہ اتباع سنت ہو رہا ہی - اور نیچری خیالات کا اثر بجز ان لوگوں کے جو پہلی ہی سے اطاعت شریعت سے خارج اور ہوائے نفس کے متبع تھے کسی متقی عالم دیندار پر نہیں ہوا ہی عالم ایک بھی مقلد ہوگا تو ہزار آدمی کو تقلید کی دعوت کریگا - اور اسکی دعوت کا اثر عامہ صلحاء پر ظاہر ہوگا - اور اُنسے عمل بالحدیث چھوٹیگا نیچری تو بھی ہونگے تو انکی بات بجز ان لوگوں کے جنکو کوٹ پتلون پہننے کا شوق اور ازادی کا ذوق ہو کوئی نہ سنیگا -

انکی اس دلیل نے مجھے اس تجویز پر آمادہ کر دیا ہی کہ دو جزو رسالہ کے ایک جزو مقلدین کی بحث میں لگاؤں - دوسرا حضرات نیچریہ کی نذر کروں - بعد ختام بحث مذاہب و معاشرت جو غالباً ماہ آئندہ میں ہوگا اس تجویز پر عمل درآمد ہوگا - اس اشتہار میں اگر کسی ممبر یا ناظر رسالہ کو اس رائے سے مخالفت منظور ہو تو وہ اپنی خلاف کی دلیل پیش کرے - ورنہ من بعد بجز تسلیم و رضا چارہ نہ ہوگا +

اعلام

مبحث اثبات نبوت اول سے آخر تک بنچر یہ کے رو مین ہی - یہ لوگ اگرچہ لفظ نبی و نبوت کو مانتے ہین - مگر معنی و حقیقت نبوت سے (جو انبیا بیان کرتے ہین) یہ لوگ انکاری ہین - یہ بات بتوضیح و تشریح بعد اختتام عقدات معلوم ہو جاویگی ناظرین اس مبحث کو خطاب بنچر یہ سے اجنبی نہ سمجھین - بلکہ سرسید نہین کا جواب خیال کرین -

امام غزالی

آز اہل سید احمد خانصاحب بہادر نے تہذیب الاخلاق جلد ۱۰ نمبر ۱ مین ایک بحث لمبی دعوی اسکا جسکو بدلیل ہونیکی نظر سے ایک جرنیلی حکم کہا جا سکتا ہی) کیا ہی کہ امام غزالی کے دیگر سالون سے ثابت ہوتا ہی کہ انکا یہ اعتقاد نہین رہا تھا جو انہون نے منقذ من الضلال مین لکھا ہے - مین کہتا ہون کہ آپکا جرنیلی حکم ملا دلیل ہوا نہ جو آپکا مقلد ہوا سچے مقابلین اسکو کب مانتے ہین - خاصکر اس حالت مین کہ اسکا خلاف امام غزالی کے رسائل مین موجود و بکثرت ہین اسی رسالہ منقذ من الضلال کے شروع سے معلوم ہوتا ہی کہ یہ رسالہ آپنے اخیر عمر مین بعد کمال و تبحر فلسفہ اور اسکے مفاسد و غوائل پر مطلع ہو جانیکے تصنیف کیا ہی - آپ فرماتے ہین ثم انی ابتدءت بعد الفراغ من علم الکلام بعلم الفلسفۃ فشمرت عن ساق الجد فی تحصیل ذلک العلم من الکتب فاطلعنی اللہ تعالی بمجرد المطالعۃ علی منتھی علومھم فی اقل من سنتین - ثم لما رأیت اواظب علی التفکر فیہ بعد فھمہ قریبا من سنۃ اعاودہ واراددہ واردد النقد غوائلہ واغوازہ حتی اطلعت علی ما فیہ من خداع وتلبیس وتخییل وتھویل اطلاعا عالما اشك فیہ فاستقم کان ان اذکر لک حاصل علومھم فانی رأیت الی الخرما الخصناہ فی الصحیفۃ الحاما مستہ پھر حصول کمال کے بعد کیا زوال ہو گیا تھا جسمین انہون نے رجوع کیا اور فلاسفہ کی باتونکو بوقت کمال تلبیس تخییل و خداع و تھویل کہہ چکے ہین حق سمجھ لیا ؟

اس رسالہ منقذ من الضلال کو سوا اسکی کئی تصنیفات امام غزالی - جواب سوالات فرمادہ قسطاس مستقیم الجام العوام رسالہ قدسیہ اقتصاد فی الاعتقاد مضنون بہ علی اہلہ مضنون بہ علی غیر اہلہ کتاب التفصیل التفرقہ بین الاسلام الزندقہ

بقیہ مقدمات مبحث اثبات نبوت

فان قیل فاذا الم یجب النظر والمعرفۃ الا بالشرع والشرع لا یستقر مالم ینظر المکلف فیہ فاذا قال المکلف للنبی ان العقل لیس یوجب علی النظر

اگر کوئی کہے کہ جب وجوب فکر ومعرفت الٰہی شرع ہی سے ثابت ہوتا ہے اور شرع بدون دلائل سوچنے اور فکر کرنے مکلف کے قرار نہین پاتی تو مکلف نبی سے کہے گا کہ عقل تمہاری بات مین غور کرنے کو واجب نہین کرتی۔

والشرع لا یثبت عندی الا بالنظر فلست اقدم علی النظر اذ لا یؤمننی ان اکون بالنظر اترک واجبا امرنی بہ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم فلذا ھذا ایضا ھو قول القائل للواقف فی موضع من المواضع ان وراءک ضاریا فان امتنع عن المکان قتلک وان التفت وراءک ونظرت عرفت صدقی فیقول الواقف لا یثبت صدقک مالم التفت وراءی ولا التفت وراءی ولا انظر مالم یثبت صدقک فیدل ھذا علی حماقۃ ھذا القائل ویعد فہ للھلاک ولا ضرر فیہ علی الھادی المرشد فکذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان وراءکم

رہی شرع سو میرے غور وتامل کے سوائے ثابت نہین ہوتی پس نہین غور کرتا ہون نہ تمہاری بات کو مانتا ہون اس سے نبی ساکت ہو جاویگا۔ تو ہم اسکے جواب مین کہین گے کہ اس مکلف منکر کا یہ کہنا ایسا ہے جیسے کوئی کسی شخص کو جو ایک جگہ کھڑا ہو کہے کہ تیرے پیچھے ایک درندہ ہے تو یہان سے نہ ٹلے گا تو وہ تجھے مار ڈالیگا۔ اور اگر تو پیچھے پھر کے دیکھے گا تو میری بات کو سچ جان لیگا۔ اسکو وہ شخص یہ کہے کہ تیری بات کا سچ ہونا تب ہی معلوم ہوگا جب مین پیچھے پھر کر دیکھونگا۔ اور مین پیچھے پھر کر کبھی نہ دیکھونگا جب تک تیری بات کا سچ نہ جان لون۔ یہ بات اس شخص کی حماقت کی دلیل ہے۔ اور اسیکو ہلاکت کے لئے نشانہ بناتے ہے۔ اسمین اس ہادی کا کچھ ضرر ونقصان نہین ہے۔ اسیطرح نبی صلعم ارشاد کرتا ہے کہ تمہارے

الموت ودونہ السباع الضاریۃ والبلایا المحرقۃ ان لم تاخذوا منہا حذرکم ہلکتکم
وتعرفون صدقی بالاتفاقات التی مخرجہ فمن
اتفقت عرف واحترز ومن لم یتفق
واصر ہلک وتردی انتہی کلام الغزالی

پہلے موت ہے اور اسکے بعد درندے اور جلانے
والے آگ ہے اگر تم اس سے نہ بچوگے تو ہلاک
ہو جاؤگے اور میری بات کا صدق تم میری بات
مین غور کرنے سے پہچان سکتے ہو۔ پس جس نے
اسمین غور کی وہ بچ گیا اور جو بلتفت نہوا وہ ہلاک نہوا

ان شواہد ونقول علماء محول سے ہماری تقریر کی پوری تائید ہوئی اور اسکی ہشالون۔ شکر تریاق کفر زہر کی نسبت جو بات ہمنے کہی تھی اسکی تصدیق ہوئی۔ اور یہ بات بخوبی ثابت ہوئی کہ شکر و تریاق کا نیچر اسباب پر دلیل و علامت نہین ہو سکتا کہ خدا اسکے عمل مین لانے سے خوش ہوتا ہے۔ اور اسکے عوض مین ثواب دیتا ہے۔ اور کفر و زہر کا نیچر اسباب پر دلیل یا علامت نہین ہو سکتا ہے کہ خدا اسکے استعمال سے ناخوش ہوتا ہے اور اسکے عوض مین عذاب کرتا ہے۔ جب ایسے کھلے نیچر والے چیزین خدا کی ارادت و مرضیات کی دلائل و علامات نہو سکین تو دنیا کی اور کون چیز ارادہ الہی پر دلیل ہو سکتی ہے اور ہماری مثال سوم مین نیچریون کی نزاع کب صحیح ہو سکتی ہے۔

اس بیان سے مضمون مثال سوم کی صحت و صداقت کا اتمام ہوا اور اسکے ضمن مین اصل اصول مذہب نیچریہ کا بھی ابطال ہو گیا اور اسباب مین ہم ایک مستقل بحث بھی کرنا چاہتے ہین اسمین ہم بال کی کھال نکالین گے اور نیچر کو (جسکو یہ لوگ بمنزلہ کتاب سمجھکر ہاتھ مین لئے پھرتے ہین) کا ن پکڑ کر ہلا دین گے۔ ہم پہلے بھی کہہ چکے ہین اور اب بھی کہتے ہین کہ خدا کا نیچر اور ہے جسکے وجود سے ہمکو انکار نہین۔ ان لوگون کا نیچر اور ہے جسکا بیچ خیالات ان حضرات کے کہین وجود نہین۔ اسباب کافی اجملہ ثبوت ہم رسالہ نمبر ششم مین دے چکے ہین اس پر پھر کر اثبات اسکا آئندہ کرنا چاہتے ہین۔ وباللہ التوفیق

مقدمہ سادسہ انسان اپنی ملکی طاقت سے ایسے علوم کے لیاقت بھی رکھتا ہے

(229)

جو حواس خمسہ و عقل کے ذریعہ سے حاصل نہون اور ان چیزونکو جان سکتا ہے جو اُسکے دیکھنے سننے سونگھنے چکھنے چھونے سمجھنے سوچنے فکر کرنے مین نہ آوین بیٹھے بیٹھے یا سوتے سوتے غیب الغیب سے اُسکے دل مین وہ آپڑین گو اُسکی عقل و حواس اُسکی طرف متوجہ نہون - اسکی تمثیل جو بمنزلہ دلیل ہے رویا صالحہ (۱) یعنے سچی خواب ہین اور واقعات غیبی (۲) (جو نہ حواس سے معلوم ہو سکتی ہین نہ عقل یا کسی اور اختیاری آلہ سے دریافت ہوتی ممکن ہین) کی نسبت بعض لوگون کی سچی خبرین - سچی خوابونکا سبب علم والہ ادراک ہونا اکثر اشخاص جانتے ہین اور اس امر کی صداقت وہ اپنے وجدان سے پہچان سکتے ہین - انسانون مین (جنکی ملکیت بہیمیت کے زور سے بالکل مضمحل و مٹیا میل نہین ہوگئی) کوئی شاذ و نادر شخص ہوگا جسکو کبھی نہ کبھی کوئی سچی بات خواب مین منکشف نہوگئی ہو اور اسکا کوئی خواب نفس الامر اور واقع کے مطابق نہوا ہو -

ہر چند اکثر اشخاص بہائم سیرت کی اکثر خواب از قسم خیالات روزمرہ ہوتی ہین ولیکن بعض اشخاص (فی الجملہ ملکی صفت والون کے) بعضے خواب ایسی بہی ہوا کرتی ہین جو مداخلت و مزاحمت وہم و خیال و عادت و طبیعت سے محفوظ و مبرا ہوتے ہین - و مع ذلک نفس الامر اور واقع کے مطابق -

یہ ایک وجدانی اور بدیہی بات ہے جسپر دلیل قائم کرنے کی کچھ حاجت نہین ہے - بلکہ اسکا جتا دینا اور لوگون کو اسپر متنبہ کر دینا کافی ہے - جو اسمین دلیل کا مطالبہ کرے وہ اپنی ہی لوح دل و دماغ کا مطالعہ کرے - اور اپنے مدۃ العمر کے واقعات منافی کو غور سے دیکھے اگر انمین کوئی سچی و نفس الامری بات جسمین وہم و خیال کا دخل نہو نپاوے تو پہر دس بیس سو پچاس اور ہمجنس لوگونکے خوابونکا تفحص کرے - ضرور کوئی نکوئی سچا خواب پائیگا اور ہمارے اسبات پر ایمان لائیگا - تفصیل اس اجمال کی (چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ کے صفحہ ۳۷۸ مین افادہ فرمایا ہے) یہ ہے کہ

خواب پانچ قسم ہین - اول الہی خواب یعنے بشارات وتعلیمات الہیہ (جنکے اثبات کے ہم درپے ہین)

قسم دوم اخلاقی خواب جنمین نیک وبد اخلاق کی مثالے صورتین انسان اپنی ملکی طاقت سے دیکھ سکتا ہے

قسم سوم شیطانی خواب یعنے شیطانی وسوسے اور ڈراوے (جیسے کسی کا سر کچلا جاوے یا کوئی بندر کتا ڈراوے)

قسم چہارم خیالی خواب یعنے اُن امور کے خیالات جو انسان کی عادات روزمرہ مین داخل ہین اور اُسکی قوت متخیلہ مین جمع رہتے ہین اور بوقت خواب اسکی حس مشترک مین نمایان ہوتے ہین (چنانچہ صراف کو اشرفیون کی خواب آتی ہین سپاہی کو لڑائیون کی - اڈیٹر اخبار کو اخبار کے مضمون سوجھتے ہین منطقی کو منطقی مضامین خواب مین آتے ہین - اسی جگہہ سے مثل مشہور ہوگئی ہے - بلی کو چھیچھڑون کی خواب -

قسم پنجم طبعی و اخلاطی خواب یعنے وہ خیالات جو بدن انسان مین اخلاط (مثلاً بلغم - صفرا) کے غالب ہوجانے اور نفس انسانی کے اس سے تکلیف پانے کے سبب خواب مین بصورت مناسب اخلاط نمایان ہوتے ہین (جیسے صفراوی انسان خواب مین آگ دیکھتا ہے اور اُسکی گرمی سے تکلیف پاتا ہے اور بلغمی پانی دیکھتا ہے اور جسکے بدن مین فضلات (بول براز - منی وغیرہ) جمع

واما الرؤیا فهی علی خمسة اقسام بشری من الله

وتمثل نورانی للحمائد والرذائل المندرجة فی النفس علی وجه ملکی

وتخویف من الشیطان

وحدیث نفس من قبل العادة التی اعتادها النفس فی الیقظة یحفظها المتخیلة - ویظهر فی الحس المشترک ما اختزن فیها

وخیالات طبیعیة لغلبة الاخلاط وتنبه النفس باذاها فی البدن

ہون وہ خواب مین بیت الخلاء اور عورتون کے
اردگرد پہرتا ہے وعلی ہذا القیاس

قسم اول کی حقیقت یہ ہے کہ نفس انسانی جب
حجابات بدن سے بوقت خواب کچھ فرصت پاتا ہے
تو وہ فیضان الہی کے لئے مستعد ہو جاتا ہے -
یہ خواب تعلیم الہی ہین - جیسے خواب کا معراج جسمین
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خدا تعالے کو اچھی
صورت مین دیکہا - اور خدا تعالے نے آنحضرت
کو کفارات و درجات کے کام سکہائے یا وہ خواب
کا معراج جسمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر مردون
کا احوال منکشف ہوا

قسم ثانی کی حقیقت یہ ہے کہ انسان مین اچھے
اور برے اخلاق و ملکات ہوتے ہین ولیکن اپنے
ان ملکات کو وہ جان سکتا ہے جو بہیمیت چہوڑ کر
ملکیت سی موصوف ہو جاتا ہے - پس جسکو بہیمیت
سے تجرد ہو جاتا ہے وہ اپنی بہلائیون اور برائیون
کو بصورت مثالی محسوس دیکہتا ہی
ایسا شخص خدا تعالے کو خواب مین دیکھتا ہے جسکی
حقیقت یہ ہے کہ وہ خدا کا مطیع ہے اور رسول کو
خواب مین دیکھتا ہے جو اطاعت رسول کی صورت
مثال ہے

اما البشری من اللہ فحقیقتہا ان النفس
الناطقۃ اذا انتہزت فرصۃ عن غواشی
البدن باسباب خفیۃ لا یکاد یفطن
بہا الا بعد تامل واف استعدت لان
یفیض علیہا من منبع الخیر والجود کمال
علمی فافیض علیہ شئی علی حسب استعدادہ
ومادتہ العلوم المخزونۃ عندہ وہذہ
الرویا تعلیم الہی کالمعراج المنامی الذی
رای النبی صلی اللہ علیہ وسلم فیہ ربہ فی
احسن صورۃ فعلمہ الکفارات والدرجات
وکالمعراج المنامی الذی انکشف فیہ
علیہ صلی اللہ علیہ وسلم احوال الموتی
بعد انفکاکہم عن الحیوۃ الدنیا -
واما الرویا الملکی فحقیقتہا ان فی الانسان
ملکات حسنۃ وملکات قبیحۃ ولکن
فصاحب ہذا یری اللہ تعالی واصلہ الانقیاد
للباری - ویری الرسول صلی اللہ
علیہ وسلم واصلہ الانقیاد للرسول
المرکوز فی صدرہ

لا یعرف حسنہا وقبحہا الا المتجرد الی الصورۃ الملکیۃ فمن تجرد الیہا فتظہر لہ حسناتہ وسیئاتہ فی صورۃ مثالیۃ

ویری الانوار واصلها اطاعات
المکتسبة فی صدرہ وجوارحہ
تظهر فی صورة الانوار والطیبات
فمن رای الله والرسول والملئکة
فی صورة قبیحة او فی صورة الغضب
فلیعرف ان فی اعتقادہ خللا او ضعفا
وان تسلیمہ لم یکمل
وکذلک الانوار التی حصلت بسبب الطهارة
تظهر فی صورة الشمس والقمر
واما التخویف من الشیطان فوحشة وحوف
من الحیوانات الملعونة کالقرد والفیل
والکلاب السودان من الناس فاذا رای
ذلک فلیتعوذ بالله ولیتفل ثلثا عن یسارہ
ولیتحول عن جنبه الذی کان علیه ۱۵

اور نور دیکھتا ہے جو در اصل طاعات ہین جو نور اور
ستھری چیزون (جیسے شہد - گھی - دودھ) کی
صورت مین ظاہر ہوتے ہین
اور جو شخص خدا یتعالے یا رسول یا فرشتو نکو بُری
یا غصے کی صورت مین دیکھے وہ یہ جان لے کہ اُن
صورتون کی برائی اسکے اعتقاد کی برائی ہے
اور اسکا نفس ہنوز کمال کو نہین پہنچا
اسیطرح جو نورانیت اسکو پاکیزگی کی سبب حاصل ہوتے
ہے وہ چاند اور سورج کی صورت مین نمایان ہے
قسم ثالث (کی حقیقت کی ہم پہلے تشریح کر چکے
ہین کہ) وہ بُرے حیوانات - بندر - ہاتھی - کتے
اور کالے کالے آدمیون سے ڈرا ہوتا ہے
جو کوئی ایسی چیزین دیکھے وہ بائین طرف تھوک
دے اور اپنے کروٹ کو بدل ڈالے -

صحیح مسلم کی حدیث مین آیا ہے جو ایسے مکروہ خواب دیکھے وہ شیطان کی بُرائی سے خدا
کی پناہ مانگے اور اپنی بائین جانب تھوکدے - اور جس کروٹ وہ خواب دیکھا اسکو
بدل ڈالے - اسکو اس خواب کا ضرر نہ پہنچیگا - **حاشیہ**

اسیطرح قسم رابع و خامس کی حقیقت بذیل بیان ان اقسام کے ہم بیان کر چکے ہین منجملہ ان اقسام
ستہ کے ہمارا مقصود و محل بحث **قسم اول** ہے اور ہمارا یہ دعوے ہے کہ اقسام چہارگانہ
سے علاوہ اس قسم کا وجود بھی ایک واقعی اور وجدانی امر ہے اور اسکے موجود ہونے اور
اسکے اقسام چہارگانہ سے جدا ہونے مین کسیکو مجال شک و نزاع نہین گو اسکے بیان حقیقت

وتشریح انبیت مین گنجائش نزاع ہے۔

ہم کسی ہندو یا قدیمی مسلمان یا عیسائی یا یہودی کو اسکے وجود مین متردد نہین دیکھتے۔ اور اسبات کا منکر نہین پاتے کہ بعض اوقات مین بعض اشخاص کو خواب مین ایسا امر منکشف ہوجاتا ہے جو پہلے سے اسکے وہم وخیال مین نہین آتا۔ اور نہ اسکے اخلاق یا طبیعت کو اس سے تناسب ہوتا ہے ومع ذلک وہ امر واقع اور نفس الامر کے مطابق نکلتا ہی۔ مگر آج کل کے نئے مسلمان (جو نیچری کہلاتے ہین) اس وجدانی (بدیہی) امر سے منکر ہین۔ اور بالتفصیل خوابونکو بے اعتبار بناتے ہین۔ اور تعبیر خوابونکی نسبت برملا کہتے ہین کہ یہ بھی منجملہ ان برائیون کے ہے جنکے عذاب مین قدیم وجدید مذاہب اعلےٰ سے ادنےٰ تک (جنمین اسلام بھی داخل ہے) پھنس رہے ہین ولیکن انکا یہ انکار باوجود مسلمان ہونیکے محل تعجب ہے اور انکا اسلام معلوم نہین کیا حقیقت رکھتا ہے۔ جسحالت مین بانی مذہب اسلام (خدا اور اسکا رسول) سچی خوابونکا وجود ثابت کر رہے ہین اور تعبیر خواب کو معتبر ٹھہرا رہے ہین تو پھر یہ حضرات سچی خواب یا تعبیر خواب کا اعتبار کیون نہین کرتے اور اسباب مین خدا اور رسول کی بات کیون نہین مانتے۔ ہرچند اس امر کے اثبات مین قبل اثبات نبوت منکرین نبوت کے سامنے اللہ اور رسول کی کلام سے استدلال واحتجاج مناسب نہین ہے ولیکن ان حضرات (قائلین نبوت وبظاہر مصدق کلام خدا وکلام حضرت رسالت) کے

† یہ بات آنریبل سید احمد خانصاحب بہادر کے ایک ہم مذہب نے کہی ہی۔ اور آنہی تہذیب الاخلاق ماہ جمادی الثانیہ ۱۳۰۶ھ کے صفحہ ۲۰ مین درج فرمائی ہے۔ جسکے اصل عبارت یہ ہی "ہم بھی اسبات کو تسلیم کرتے ہین کہ زمانہ حال مین بھی اور زمانہ حال مین سب ملکون مین مذہب خواہ اعلےٰ درجہ کا ہو خواہ ادنےٰ درجہ کا ایسا لوگون مین پایا جاتا ہی کہ وہ علم نجوم اور کیمیا سے بھی بدتر ہوجاتا ہے خیال پرستی۔ توہمات باطلہ۔ سحر جادو۔ خوابونکی تعبیر۔ فال گوئی۔ شگون۔ پیشین گویان۔ عالم الغیبی۔ غرض ایسی ہی ہزارون بربادیان اسمین پھیل جاتی ہین" یہ عبارت صاف

ناطق ہے کہ یہ حضرات خواب یا تعبیر خواب کو عموماً ایسا جانتے ہین جیسا خیال پرستی یا فال گوئی یا اور بُرے کام جو فریبیون اور بے دینون سے سرزد ہوتے ہین **حاشیہ**

مقابلہ مین اللہ اور رسول کی کلام سے استدلال جائز ہی لہذا اسکے ثبوت و تصدیق مین چند آیات و احادیث کو پیش کیا جاتا ہے - اللہ تعالےٰ نے سورہ یوسف کے پہلے رکوع مین فرمایا ہی

اِذْ قَالَ يُوسُفُ لِاَبِيْهِ يٰٓاَبَتِ اِنِّيْ رَاَيْتُ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا وَّالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ - قَالَ يٰبُنَيَّ لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلٰٓى اِخْوَتِكَ فَيَكِيْدُوْا لَكَ كَيْدًا - اِنَّ الشَّيْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ - وَكَذٰلِكَ يَجْتَبِيْكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِنْ تَاْوِيْلِ الْاَحَادِيْثِ

یوسف نے اپنے باپ سے کہا میںنے گیارہ ستارے اور سورج چاند اپنی طرف سجدہ کرتے ہوئے دیکھے ہین (انکے باپ یعقوب ہونے) کہا کہ یہ خواب اپنے بھائیونکو نہ سنائیو وہ تیرے خلاف مین تدبیرین کرینگے - شیطان (ایسے تدبیرین سکھانیوالا) انسان کا دشمن ہے (خواب کی تعبیر یہ ہے کہ) اسیطرح خدا تجھی برگزیدہ (یعنے نبی) کریگا اور تجھے خوابونکی تعبیر سکھاوے گا - پھر اسکے پانچوین رکوع مین فرمایا ہے - یوسف کے ساتھ قیدخانہ مین دو جوان اور گئی - ایک بولا مین خواب مین کیا دیکھتا ہون کہ انگور کا پانی نچوڑ رہا ہون دوسرا بولا مین خواب مین اپنی سر پر روٹی اٹھا رہا ہون - ہمکو ان خوابون کی تعبیر بتاؤ - تم ہمین نیک بخت معلوم ہوتے ہو - یوسف

وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيٰنِ - قَالَ اَحَدُهُمَآ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَعْصِرُ خَمْرًا - وَقَالَ الْاٰخَرُ اِنِّيْٓ اَرٰىنِيْٓ اَحْمِلُ فَوْقَ رَاْسِيْ خُبْزًا تَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ - نَبِّئْنَا بِتَاْوِيْلِهٖ - اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِيْنَ

علیہ السلام نے جواب دیا کہ تم مین سے ایک (جسنے اپنے تئین انگور کا پانی نچوڑتا دیکھا ہی تو اپنے میان کو (بدستور سابق) انگور کا نچوڑا پلاویگا - دوسرا سولی چڑھایا جاوے گا جسکا سر کو کوئی جانور کہا جائیگا - پھر پانچوین رکوع مین فرمایا ہی

اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا وَاَمَّا الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ

اِنِّیۡۤ اَرٰی سَبۡعَ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاۡکُلُهُنَّ سَبۡعٌ عِجَافٌ وَّسَبۡعَ سُنۡۢبُلٰتٍ خُضۡرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ

کہ بادشاہ نے کہا میں خواب میں دیکھتا ہوں کہ سات موٹے بیل ہیں جنکو سات دبلے بیل کھائے جاتے ہیں اور سات سبز بالیں ہیں اور سات سوکھی (اسکی تعبیر میں یوسف علیہ السلام نے) کہا سات برس لگے تار تم کھیتی کروگے پھر جو کچھ کاٹو اسکو بالوں میں رہنے دو بجز اسقدر کے جو کھانے میں لاؤ۔ پھر سات برس خشک سالی کے ایسے آوینگے جو تمہارا پہلے کا جمع کیا ہوا غلہ سب کھا جاوینگے مگر تھوڑا سا بچیگا جو تم سنبھال رکھوگے۔ اسکے بعد ایک سال آویگا جسمیں خوب مینہ برسائے

قَالَ تَزۡرَعُوۡنَ سَبۡعَ سِنِیۡنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدۡتُّمۡ فَذَرُوۡهُ فِیۡ سُنۡۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّمَّا تَاۡکُلُوۡنَ ثُمَّ یَاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ سَبۡعٌ شِدَادٌ یَّاۡکُلۡنَ مَا قَدَّمۡتُمۡ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّمَّا تُحۡصِنُوۡنَ ثُمَّ یَاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ عَامٌ فِیۡهِ یُغَاثُ النَّاسُ وَفِیۡهِ یَعۡصِرُوۡنَ

جاینگے اور لوگ انگورون سے نچوڑ لینگے۔ اور سورہ فتح میں فرمایا ہے اللہ تعالے نے اپنے رسول کو سچا خواب دکھایا کہ تم خدا کے ارادہ سے مکہ میں بامن داخل ہوگے (حج کا احرام کھولنے کو) اپنے سر ون کو منڈوانے یا بال کٹوانے۔ اور سورہ صافات میں فرمایا ہے

لَقَدۡ صَدَقَ اللّٰهُ رَسُوۡلَهُ الرُّءۡیَا بِالۡحَقِّ ۚ لَتَدۡخُلُنَّ الۡمَسۡجِدَ الۡحَرَامَ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِیۡنَ ۙ مُحَلِّقِیۡنَ رُءُوۡسَکُمۡ وَمُقَصِّرِیۡنَ

جب اسمعیل عم ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ چلنے پھرنے لگا تو ابراہیم بولا اے میرے چھوٹے بیٹے میں خواب دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں تو اسمیں غور کر تیری سمجھ میں کیا آتا ہے۔ وہ بولا جو کچھ خدا نے تجھے (اس خواب میں) حکم دیا ہے وہی کر۔ مجھے تو اسپر

فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعۡیَ قَالَ یٰبُنَیَّ اِنِّیۡۤ اَرٰی فِی الۡمَنَامِ اَنِّیۡۤ اَذۡبَحُکَ فَانۡظُرۡ مَاذَا تَرٰی ؕ قَالَ یٰۤاَبَتِ افۡعَلۡ مَا تُؤۡمَرُ ۫ سَتَجِدُنِیۡۤ اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیۡنَ فَلَمَّاۤ اَسۡلَمَا وَتَلَّهٗ لِلۡجَبِیۡنِ وَنَادَیۡنٰهُ اَنۡ یّٰۤاِبۡرٰهِیۡمُ قَدۡ صَدَّقۡتَ الرُّءۡیَا ۚ اِنَّا کَذٰلِکَ

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ - اِنَّ هٰذِهٖ لَهُوَ الْبَلَاءُ الْمُبِیْنُ وَفَدَیْنَاهُ بِذِبْحٍ عَظِیْمٍ

صابر دیکھی گا - جب ان دونون نے اس حکم کو مان لیا اور ابراہیم نے اسمعیل کو کن پٹی یا ماتھے کے بل ذبح کرنیکو لٹا دیا تو ہمنے پکار کر کہا اے ابراہیم تونے خواب کو سچا کر دکھایا ایسا ہی ہم تمکو اسکا عوض دینگے - یہ حکم ہمنے تمہارے (ظاہری) امتحان کرنے کو دیا تھا - اور ہمنے اسکے بدلے ایک بڑا برہ قربانی کرنیکو دیدیا -

یہ سچی خواب اور انکی تعبیرات تو کلام الٰہی مین موجود ہین اور جو کلام نبوی مین موجود ہین اور شہادت پیغمبر سے ثابت ہین وہ ہمارے احاطہ نظر سے باہر ہین - از انجملہ چند منامات و تعبیرات بطور مشتی نمونہ خروار ذکر کئی جاتے ہین -

نمبر	مضمون خواب	پارہ الفاظ حدیث	نمبر صفحہ کتاب بخاری جسمین حدیث ہی
۱	ابتدای وحی آنحضرت بہی سچی خواب تھے	اول ما بدء بہ رسول اللہ الرویا الصالحہ	۱
۲	نبوت تو ختم ہوگی پر اسکا چہیالیسوان حصہ سچی خواب مومنون کے لئی باقی ہے	رویا المومنین جزء من ستۃ و اربعین جزءا من النبوۃ	۱۰۳۵
۳	اچہی خواب خدا کیطرف سے ہین بری خواب شیطان کا ڈراوا جو کوئی اچہا خواب دیکہے وہ دوست کو سناوی برا دیکہی تو وہ کسیکو نہ سناوے اسکا ضرر اسکو نہ پہنچیگا -	الرویا الصالحہ من اللہ والحلم من الشیطان	۱۰۳۴ و ۱۰۳۵
۴	آنحضرت نے خواب مین مسیح علیہ السلام اور دجال کو دیکہا	اراني الليلة عند الكعبة الخ	۱۰۳۶
۵	آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین اپنی امت کا ایک لشکر	کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	

نمبر	مضمون	پارہ الفاظ حدیث	نمبر صفحہ کتاب مجاری جسمین حدیث ہے
	جہاز پر سوار ہوا دیکھا اور خوشی سے اسبات کا اظہار کیا	یدخل علی بنت ملحان وکانت تحت عبادة بن الصامت فدخل علیها یوما فاطعمته وجعلت تفلی راسه فنام رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم استیقظ وهو یضحك الخ	۱۰۳۶
۶	ام العلاء صحابیہ نے عثمان بن مظعون کے لئے ایک چشمہ جاری دیکھا - آنحضرت نے اسکو عمل خیر سے تعبیر کیا	فرایت لعثمان عینا تجری فاخبرت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ذلك الخ	۱۰۳۷
۷	آنحضرت نے خواب مین دودہ پیا اور اپنا پس خوردہ حضرت عمر کو دیا - پہر اسکو علم سے تعبیر کیا	بینا انا نائم اوتیت بقدح لبن فشربت منه حتی انی لاری الخ	〃
۸	آنحضرت صلعم نے خواب مین کئی اشخاص کو کورتہ پہنی ہوئے دیکھا جنمین حضرت عمر کا کورتہ دراز تہا - پہر اسکو دین سے تعبیر کیا	بینا انا نائم رایت الناس یعرضون علی وعلیهم قمص منها الخ	۱۰۳۷
۹	عبد اللہ رض بن سلام نے خواب مین ایک باغ دیکہا جسمین ایک ستون تہا اور ستون کے سرے پر ایک رسی - عبد اللہ رض کسیکی مدد سے اسپر چڑہ گیا - اور رسی کو پکڑ لیا - آنحضرت نے اسکی تعبیر مین فرمایا کہ وہ باغ اسلام ہے - اور ستون اسلام کے ستون (یعنی نماز وغیرہ اعمال) اور رسی اسلام کی مضبوط رسی - اور مژدہ دیا کہ تو اسکو تا دم مرگ تہامی رہیگا -	رایت کانی فی روضة وسط الروضة عمود فی اعلی العمود عروة فقیل لی ارقه قلت لا استطیع فاتانی وصیف فرفع ثیابی فرقیت فاستمسکت بالعروة فانتبهت وانا متمسك بها فقصصتها الخ	۱۰۳۸ ۱۰۳۸
۱۰	آنحضرت نے حضرت عائشہ کو نکاح مین لانیسے پہلے انکو دو دفعہ خواب مین ریشمی کپڑے مین دیکہا اور یہ مژدہ سنا کہ یہ تمہاری زوجہ	اریتك قبل ان اتزوجك مرتین رایت الملك یحملك فی سرقة من حریر	

نمبر	مضمون	پارہ الفاظ حدیث	نمبر حدیث
	ہے۔ اسکی تعبیر یہ ہوئی کہ وہ آپکی نکاح مین آئین	فعلت الکشف الخ	
۱۱	آنحضرت ؐ نے خواب مین ایک کنوئین سے ڈول کھینچا۔ آپکے بعد حضرت ابوبکر نے۔ پر اُسکے کھینچنے مین کچھ ضعف پایا گیا۔ پھر حضرت عمر نے کھینچا۔ انکے ہاتھ مین وہ بڑا بھاری ہوگیا اور انہون نے ایسا پانی کھینچا کہ لوگو نے پانی کی حاجت سے فارغ کرکے بٹھادیا۔ اسکی تعبیر یہ خلافت باترتیب ہوئے	بینا انا علی بئر انزع منھا اذ جاءنی ابوبکر وعمر فاخذ ابوبکر الدلو فنزع ذنوبا او ذنوبین الخ	۱۰۳۹
۱۲	آنحضرت نے اپنے ہاتھون مین سونے کے کنگن دیکھے جنسے آپ گھبراہی پھر انکو پھونک مارکر اوڑادیا۔ اور اسکو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی (جو آنحضرت کے دشمن و مخالف تھے) کی ہلاکت سے تعبیر کیا	بینا انا نائم رایت انہ وضع فی یدای سوارن من ذھب الخ	۱۰۴۱
۱۳	ایکدفعہ آنحضرت نے خواب مین تلوار کو جھٹکا دیا تو اسکی دھار ٹوٹ گئی۔ دوبارہ جھٹکا دیا تو ویسی ہی سالم ہوگئی۔ پھر اسکی تعبیر یہ ہوئی کہ پہلی کئی مسلمانون کی حد کی لڑائی مین مارے گئے پھر مسلمان فتحیاب ہوئے	رایت فی رویای انی ھززت سیفا فانقطع صدرہ الخ	۱۰۴۲
۱۴	آنحضرت نے خواب مین ایک حبشی عورت بکھری سر مدینہ سے نکلتی دیکھی۔ اور اسکے (مدینہ سے باہر نکل جانے سے) تعبیر کی۔	رایت امرۃ سوداء ثائرۃ الراس الخ	۱۰۴۲
۱۵	ایک طویل خواب مین آنحضرت نے جبرئیل و میکائیل کے ذریعہ سے دوزخ و بہشت کی سیر کی۔ اور زانی۔ سود خوار۔ کذاب۔ قران سے غافل کو سزا ملتی دیکھی۔ یہ حدیث عجیب عبرت انگیز ہے اور ترغیب و ترہیب کے لئے بڑی کارآمد۔ ناظرین مشکوۃ مین بصفحہ (۳۸۷) اسکو ملاحظہ فرماوین۔	اتانی اللیلۃ اتیان وانھما ابتعثانی وانھما قالا لی انطلق وانی انطلقت معھما وانا اتینا علی رجل الخ	۱۰۴۳

بقیہ مضمون مذہب و معاشرت

نمبر شمار	مضمون احکام	صفحہ
۲۲	(بلا عذر) کھڑے ہوکر پیشاب نکرو۔ (ترمذی)	۳۵
۲۳	پائخانہ جاؤ تو قبلہ کیطرف مونہ کرکے نہ بیٹھو (بخاری و مسلم)	۳۴
۲۴	بوقت بول و استنجا شرمگاہ کو دہنا ہاتھ نہ لگاؤ (مسلم)	"
۲۵	پائخانہ مین داخل ہوتے اللھم انی اعوذ بک من الخبث والخبائث کہو (بخاری و مسلم) ترمذی کی روایت مین اسکے پہلے (بسم اللہ) کہنا اور باہر نکلنے کے وقت (غفرانک) کہنا بھی آیا ہے۔	۳۴
۲۶	دو شخص ملکر پائخانہ بیٹھکر باتین نکرین۔ اللہ اسپر خفہ ہوتا ہی (ابوداؤد وغیرہ)	۳۵
۲۷	استنجا پانی سے کیا کرو۔ اللہ تعالے اپنی کتاب مین اس بات کی تعریف کرتا ہی (ابن ماجہ)	۳۶
۲۸	ہڈی۔ گوبر سے استنجا نکیا کرو۔ جنسے ایسا کیا محمد (رسول اللہ) اس سے بری الذمہ ہین	۳۵

حکایت لطیفہ

امام احمد بن حنبل نے نقل کیا ہی کہ بعض مشرکون نے (کوئی نیچری ہوگا) حضرت سلمان فارسی (صحابی) سے ہنسی کے طور پر (جیسے آجکل کے نیچری ٹخنے سے اونچے ازار پر ہنستے ہین۔ اور اسکو بیوقوفی بتاتے ہین) کہا مین خیال کرتا ہون تمہارا پیغمبر تمکو پخانہ بھی سکھاتا ہے حضرت سلمان نے کہا ہان بیشک آپنے ہمکو اسکا عمدہ طریق سکھایا اور ارشاد فرمایا ہے کہ اس حالت مین قبلہ کیطرف مونہ نکرین۔ دہنے ہاتھ سے استنجا نکرین۔ استنجا کے لئے تین ڈھیلی سے کم نہ لین۔ یہ نقل صحیح مسلم مین بھی موجود ہی۔ اور اس جواب سلمان کا حاصل یہ ہی کہ جسکو تم عیب سمجھکر اسپر ہنسی کر رہی ہو ہم اسکو دین جانتے ہین ع معشوق نست آنکہ بہ تردیک تو زشت است

۲۹	عورت سے بحالت حیض مجامعت نکرو (مسلم) جو ایسا کریگا وہ دین محمدی کا منکر ہوگا (ترمذی)	۴۸

۳۰	باہمی ملاقات کے وقت ایک دوسرے کے آگے جھک نہ جاوے بلکہ مصافحہ کرے (ترمذی)	۳۹۳
۳۱	ایک دوسرے کی تعظیم کے لئے کھڑے نہ ہو جیسے عجمی لوگ تعظیم کرتے ہین (ابوداؤد)	۳۹۵
	جسکو اپنے لئے لوگو کا کھڑا رہنا پسند ہو وہ آگ مین ٹھکانا دھونڈلے (ابوداؤد)	۳۹۵
۳۲	مومن کو گالی دینا فسق ہے (بخاری و مسلم)	۴۰۳
۳۳	دو فریق مین مختلف باتین ادھر آدر ادھر آدر نہ کیا کرو۔ ایسا شخص قیامت کے دن بہت برا ہوگا۔ (بخاری مسلم)	〃
۳۴	سخن چینی نکرو۔ ایسا شخص بہشت مین نجاویگا (بخاری مسلم)	〃
۳۵	جھوٹ نہ بولو۔ مومن جھوٹا نہین ہوتا۔ (مالک)	۴۰۶
۳۶	عہد پورا کرو۔ جسکا عہد نہین اسکا دین نہین (بیہقی)	〃
۳۷	امانت مین خیانت نکرو۔ جو امین نہین وہ مومن نہین	〃
۳۸	قطع رحمی نکرو۔ جو ایسا کریگا بہشت مین نہ جاویگا (بخاری و مسلم)	۴۱۱
۳۹	باپ کو خوش رکھو۔ اسمین خدا کی خوشی ہے (ترمذی)	۴۱۱
۴۰	لوگون پر رحم کرو۔ جو نکریگا اسپر خدا رحم نکریگا (بخاری و مسلم)	۴۱۳
۴۱	بڑون کی توقیر اور چھوٹون پر رحم کرو جو ایسا نکریگا وہ ہم مین سے نہین ہے (ترمذی)	۴۱۵
۴۲	ہمسایہ کو تکلیف نہ دو جو ایسا کریگا خدا کی قسم ہے وہ مومن نہین ہے (بخاری مسلم)	۴۱۴
۴۳	حسد و بغض (بے محل) نہ رکھو یہ دین کو دور کرتے ہین۔ اور نیکیون کو کہا جاتے ہین (ترمذی و ابوداؤد)	۴۲۰
۴۴	سنجیدگی اور متانت اختیار کرو جس کام مین ایک دفعہ نقصان کا تجربہ ہوا اسمین دوبارہ قدم رکھنا موسن کا کام نہین۔	۴۲۱
۴۵	حیا اختیار کرو۔ حیا ایمان کا جزو ہے (بخاری و مسلم)	۴۲۳
۴۶	لوگون کے ساتھ نرمی و خوش خلقی سے پیش آؤ۔ جو اس سے محروم رہا وہ کل	۴۲۳

(235)

نیکیون سے محروم رہا - شرح السنہ -

۴۷ بیعمل غصہ نکرو - غصہ ایمان کو بگاڑتا ہی (بیہقی) ۴۲۶

۴۸ تجبر نکرو - جسکے دل مین ذرہ بکبر ہوگا وہ بہشت مین نجاویگا (مسلم) ۴۲۵

۴۹ حلال کما کر کھاؤ - یہ بھی منجملہ فرائض ایک فرض ہے (بیہقی) خدا تعالے نے پیغمبرون اور عامہ خلایق کے لئے بھی یہی حکم دیا ہے (مسلم) ۲۳۳

۵۰ شراب کی قیمت نہ کھاؤ - اسکا مول کھانے والے پر لعنت ہی - ایسا ہی اون لوگون پر جو اسکے متعلق ہین مثلاً بنانے والا - اٹھانیوالا وغیرہ (ترمذی) ۲۳۴

۵۱ سود - زنا کی کمائی - کتے - بلی کی قیمت - مردہ - خنزیر - بتون کے دام کام مین نہ لاؤ - (بخاری ومسلم) ۲۳۳

دیوانی و فوجداری

بیع و شرا

۵۲ جب تک بایع و مشتری عقد بیع کے بعد ایک جگہ ہون یعنی جدا نہون تب تک فسخ بیع کا اختیار ہی جسکو خیار مجلس کہتے ہین (بخاری مسلم) ۲۳۶

۵۳ سونے کی سونے سے بیع ہو تو اسمین کمی بیشی نہو اور جانبین سے دست بدست معاملہ ہو (مسلم) یہی چاندی نمک گیہون جو کھجور کا حکم ہے ۲۳۶

۵۴ چاندی کی سونے سے بیع ہو تو اسمین کمی بیشی جائز ہے ولیکن دست بدست ہونا وہان بھی شرط ہی (مسلم) ۲۳۷

۵۵ کچی پھل جو پکے ہونیکے سبب سے ضائع ہونیکا احتمال رکھتے ہین فروخت نکرو (خ م) ۲۳۸

جسنے ایسا کیا اور وہ پھل ضائع ہوا تو اسکو اسکا مول لینا حلال نہوگا (مسلم) ۲۳۹

۵۶ دھوکے کی چیز نہ بیچو جس بیع مین دھوکہ ظاہر ہوگا اسکو فسخ کیا جاوے جاویگا (خ م)

۵۷	کوئی کسی چیز کو خریدتا ہو تو اسکے مقابلہ مین تم خریدار نہ بن جاؤ یعنے مول پر مول نہ چکاؤ (مسلم)	۲۳۹
۵۸	ہان اگر نیلام کی صورت ہو اور بائع خود ہر کسی سے خود دام بڑہانیکے درخواست کرے تو اسکا مضائقہ نہین (ترمذی)	۲۴۱
۵۹	جو چیز تمہاری قدرت مین نہو اسکی بیع نہ کرو (ترمذی)	۲۴۰
۶۰	غلام کو بیچنے سے اسکا مال بیع مین نہین آتا وہ بایع کا مال رہتا ہے (مسلم)	۲۴۱
۶۱	اسیطرح درخت کی بیع سے اسکا پہل بیع مین نہین آتا (بخاری)	〃
۶۲	بوقت حاجت و قحط سالی کے غلہ بند نہ رکھو - جو ایسا کریگا وہ خطاکار ہے (مسلم)	۲۴۲
	..... اور اللہ اس سے بیزار ہے	۲۴۳

قرض و رہن

۶۳	قرض دیکر کچھ رہن رکھنا جائز ہے (بخاری و مسلم)	۲۴۲
۶۴	رہن کے میعاد گذر جانے سے مرہون چیز مرتہن کے ملک نہین ہو جاتی ہے - جب راہن قرض ادا کریگا اپنی چیز کا مستحق ہوگا (شافعی)	۲۴۲
۶۵	قرض کو قبل وصولی دوسری چیز سے بیچ ڈالنا جائز نہین ہے (ابوداؤد)	۲۴۲
۶۶	قرض پر سود لینا جائز نہین - لینے والے دینے والے - وثیقہ لکھنے والے اسپر شہادت کرنے والے سب پر خدا کی لعنت ہی (مسلم)	۲۳۶
۶۷	ہان اگر کوئی (بلا شرط و بدون اس امر کے کہ وہان زیادہ دینی کی عرف و رسم ہو) کچھ زیادہ دیدے تو اسکا لینا جائز ہے (مسلم)	۲۴۳
۶۸	مالدار ہو کر ادائے قرض مین توقف کرنا ظلم ہے (بخاری و مسلم) ایسے شخص کی آبرو ریزی اور سزا دہی حلال ہے (ابوداؤد و نسائی)	۲۴۳ ۲۴۵
۶۹	جو اپنی ذمہ قرض رکھ کر مر جائیگا وہ تا وقتیکہ اسکا قرض ادا نہو بہشت مین	

(236)

نہ جاگا - شرح السنہ وغیرہ ۲۴۴

(تبصرہ)

مسند احمد و شرح سنہ مین مروی ہے کہ ایکدن آنحضرت نے آسمان کیطرف نگاہ فرماکر سر مبارک کو نیچے کرلیا اور فرمایا کہ قرض کے باب مین سخت حکم اترا ہے کہ اگر کوئی کئی دفعہ فی سبیل اللہ شہید ہو اور اسپر کچھ قرض ہو تو وہ بھی قرض ادا ہونے سے پہلے بہشت مین نجاویگا - ۲۴۵

مفلسی اور دوالہ

۷۰ جو مفلس ہوکر دوالہ نکال بیٹھے اسکے پاس کوئی حق دار اپنی چیز بعینہ موجود پاوے تو اسکو تصرف مین لاوے (بخاری و مسلم و شافعی) ۲۴۳ و ۲۴۴

۷۱ بعینہ کسیکی چیز اسکے پاس نہ نکلے تو حاکم وقت اسکا کل مال فروخت کرکے حق دار کا حق ادا کرے (سنن سعید بن منصور) ۲۴۴

۷۲ جسکے پاس کچھ بھی نہو اسکا قرض مسلمانون کی کمیٹی چندہ ڈالکر (جسقدر بہم پہونچے) ادا کرے (مسلم) ۲۴۳

۷۳ اہل وسعت اپنے مفلس مقروضون کو معافی دین - یا مہلت سے قرض لین - جو ایسا کریگا قیامت کی سختیون سے نجات پائیگا (مسلم) ۲۴۳

حوالہ (یعنی ٹرانسفر)

۷۴ جو کسی کا قرض اپنے ذمہ لے قرضخواہ اسکے پیچھے لگے (بخاری و مسلم) ۲۴۳

کفالہ (یعنی حاضر ضامنی)

۷۵ جو کسی شخص کے حاضر کردینے یا کسی کام کے پورے کر دینے کا ذمہ وار ہو وہ اسکو پورا کرے (ترمذی) ۲۴۸

شراکت

۷۶ جو کسی شخص کا نوکری یا تجارت یا کسی اور کام مین شریک ٹہیری وہ حصہ مقرر کا مستحق ہوگا (بخاری وغیرہ) دونو شریک جبتک امانت سے کام کرینگے خدا اُنکے ساتھہ رہیگا ۲۴۶

وکالت

۷۷ جو کسی کام مین کسیکو وکیل کرے اگر وہ اسکے موافق کام کرے گا تو موکل کو ماننا پڑیگا۔ (بخاری ترمذی وغیرہ)

عاریت

۷۸ کسی سے مستعار چیز لیکر استعمال جائز ہے۔ پہر اگر وہ چیز تلف ہو جاوے تو لینے والے پر ویسی چیز یا اسکی قیمت کا ادا کرنا لازم ہے (ترمذی وغیرہ) ۲۴۸

ظلم و تعدی

۷۹ ظلم حرام ہے۔ ظلم کے سبب قیامت کو کئی اندہیرے پیش آئینگے۔ اور ظالم کے حسنات مظلوم لیجائینگے (بخاری و مسلم) ۴۴۶ ۴۴۷ ۴۴۹

۸۰ جو کسی کی چیز تلف کریگا اُسکا عوض دنیا مین لیا جاویگا (بخاری) ۲۴۷

تعزیرات و عقوبات

۸۱ متاہل (یعنے جورو والہ) ہو کر کوئی مرد زنا کرے یا خاوند والی عورت زنا کرے

۸۲ تو حاکم وقت اسکو پتھر وںکے ساتھ جان سے مار ڈالے۔ اگر کوئی مجرد یا عورت زنا کرے تو اسکو حاکم وقت سو کوڑے مارے اور ایک سال کے لئے جلاوطن کرے (بخاری وغیرہ) ۳۰۱

چوری کی سزا

۸۳ جو بقدر ربع دینار یا تین درم کے کسیکی چیز چرا وے حاکم وقت اسکا ہاتھہ کاٹ ڈالے (بخاری و مسلم) ۳۰۵

تہمت کی سزا

۸۴ جو کسی کو زنا کی تہمت لگاوے حاکم وقت اسکو اسی کوڑے لگاوے جسکی تعداد قرآن مین ہے (ابوداؤد)

قتل وضرب کی سزا

۸۵ جو کسیکو عمداً جان سے مار ڈالے حاکم وقت اسکو جان سے مار ڈالے (خ) ۲۹۱

۸۶ جسکے ہاتھ سے بلا ارادہ کوئی مارا جاوے - اس سے سو اونٹ خونبہا کے لئے جاوین (ابوداؤد) ۲۹۵

۸۷ کسی کی ایک انگل چھوٹی ہو خواہ بڑی کوئی کاٹ ڈالے تو اسکے عوض دس اونٹ لئے جاوین - اسیطرح ناک کان دانت وغیرہ اعضا مین دیت مقرر ہے - کسی مین پوری دیت کسی مین کم -

کلکٹری مقدمات و پولیٹیکل معاملات

۸۸ بارانی زمین سے دسوان حصہ پیداوار تحصیل کرو - چاہی سے بیسوان حصہ (خ) ۱۵۱

۸۹ جس زمین کی پیداواری پانچ وسق[1] سے کم ہو اس سے کچھ نہ لو (خ) ۱۵۰

۹۰ جسکے پاس پانچ اونٹ ہون جو جنگل مین کہلے چرتے ہون کسی کام کاج مین نہ لگائے جاتے ہون اس سے ایک بکری لو پچیس اونٹ ہو جاوین تو ایک سالہ بوتا مادہ (بخاری) اسیطرح گاہی بکری کی تفصیل فرمائی ہے

۹۱ تحصیلدار رعایا پر ظلم نکرین انکے اچھے اچھے مال نہ چن لین (بخاری و مسلم) ۱۴۷

۹۲ اہل حاجات سے چھپ کر نہ بیٹھین (بیہقی) ۳۱۷

۹۳ فصل خصومات کے وقت مدعی سے گواہ لین اور مدعا علیہ کو قسم دین (ترمذی وغیرہ) ۳۱۹

[1] وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے صاع پانچ رطل و ثلث رطل کا - رطل تقریباً ۱۲ سیر انگریزی کا -

۹۴ خلافت و ریاست اسلام دنیاوی منصب نہیں ہے کہ اسمین باپ کا قائم مقام اسکا بیٹا یا بھائی ہو - بلکہ یہ دینی منصب ہے جسمین اہلیت و لیاقت خلیفہ و جانشین مدنظر ہے

(احادیث چند بخاری و مسلم)

مولف کہتا ہے اس حکم کو آپنے اسطور پر بیان کیا ہے کہ کسی اپنے قرابتی (چچا بھائی - نواسہ بھتیجی - زوجہ وغیرہ وارثان) کو اپنا ولیعہد نہیں بنایا بلکہ بلفظ نحن معشر الانبیاء لا نورث جو بخاری و مسلم مین مروی ہے اسباب مین قرابتی استحقاق و خصوصیت کو اٹھا دیا - اور امر خلافت کو مسلمانون کی کمیٹی کے مشورہ پر چھوڑا - اگر آپ قرابتی استحقاق کو قانون تقرر خلافت ٹھہراتے تو اگرچہ آپکے پسماندگان قرابتی اسکے اہل تھے اور اس منصب کو اچھی طرح سنبھال لیتے چنانچہ اسبات کا ذکر نمبر ششم مین بھی گذرا ہے - ولیکن اس قانون کے دست آویز سے نااہل قرابتی رؤساء مسلمانون کے بھی اس خلافت کے مستحق ہو جاتے اور رعایا پر تعدی کا ہاتھ پھیلاتے - بنا علیہ اصحاب رسول اللہ صلعم نے باہمی مشورہ سے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ کیا - پھر حضرت ابوبکر نے اپنے بیٹے کو چھوڑ کر عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو اپنا ولیعہد بنایا - پھر حضرت علی مرتضی وغیرہ رضی اللہ عنہم نے باہمی مشورہ سے حضرت عثمان کو خلیفہ بنایا - یہانتک کہ امیر معاویہ صاحب تشریف لائے اور اس قانون نبوی کے مخالف ہوکر اپنے نالائق و ظالم بیٹے یزید کو اپنا خلیفہ کر گئے - پھر رفتہ رفتہ اس قانون نبوی کا سلسلہ بالکل مسلمانون کے ہاتھ سے جاتا رہا - اور زور اسلام دن بدن گھٹنا شروع ہوا -

یہ بربادی و آفت جو ریاست روم و بخارا و خراسان وغیرہ بلاد مین نظر آتی ہے اسی مخالفت اصول نبویہ کا نتیجہ ہے - نہ یہ کہ مذہب کو معاشرت مین دخل دینے کا یہ ثمرہ ہے - جیسا کہ آنریبل سید احمد خانصاحب بہادر کا خیال ہے - ہمارے اس خیال کی تائید حاشیہ آئندہ مین بھی ہوگی انشاء اللہ تعالے - **حاشیہ**

۹۵ اس منصب کے لائق وہی شخص ہے جو اس سے بھاگے یہانتک کہ وہ جبراً اسمین جا پڑے (فہم) ۳۱۲

(238)

۹۶	امیر وغیرہ رعیت پر شفقت کرنا لازم ہے جو امیر ہو کر رعیت کے حق میں ظلم و تعدی کرے وہ بہشت میں نجا ویگا (بخاری و مسلم)	۳۱۳
۹۷	رعیت کو چاہئے کہ جب کسی امیر مقرر کریں تو پھر اسکی اطاعت سے (بجز اس حالت کے کہ وہ دین بدل ڈالے) خارج نہوں اور اسکی سختیوں پر صبر کریں (مزہ جسنے اطاعت امیر سے خروج کیا وہ کفار کی موت مرا مسلم و بخاری)	۳۱۱
۹۸	جب ایک شخص کو امیر یا خلیفہ مان لیا تو پھر اسکے مقابلہ میں دوسرے شخص کا دعوی امارت قبول نکرو بلکہ اسکو باغی سمجھکر واجب القتل سمجھو - (مسلم)	۳۱۲
۹۹	امیروں کے لئے نیک وزیروں اور مشیروں کا ہونا ضرور ہے (بخاری نسائی وغیرہ)	(۳۱۳) (۳۱۴)
۱۰۰	ہر قوم کے لئے نمبردار و نگہبان ہونا بھی لازم ہے (ابوداؤد)	۳۱۳
۱۰۱	اپنے عہد و امان کو محفوظ رکھو - اپنے عہدی کے (گو وہ تمہارے مذہب کا مخالف اور کافر کیوں نہو) جان و مال سے تعرض نکرو - بلکہ اگر کوئی اُنسے لڑے تو اسکو مارو اور ان کافروں کو مدد دو (بخاری ص ۴۲۹)	
۱۰۲	تمہارے مخالفوں کیطرف سے کوئی پیغام لیکر آوے تو اسکو نہ قید کرو اور نہ مارڈالو (ابوداؤد)	۳۳۹
۱۰۳	بلکہ خلعت دیکر رخصت کرو (بخاری ص ۴۲۹)	

مولف کہتا ہے اسوقت کے بعض رؤسا مسلمانوں کے حال پر تعجب و افسوس آتا ہے کہ وہ لوگ بارہا اپنے مخالفوں سے عہد و پیمان کرتے ہیں پھر اُسکو توڑ ڈالتے ہیں اور اگر کوئی مخالفوں کی طرف سے وکیل ہو کر اُنکے پاس پہنچے تو اُسکو مار ڈالتے ہیں یا قید کر لیتے ہیں یا ذلیل کر کے نکال ڈالتے ہیں - یہ سب بدخصلتیں ہیئت اسلام و قرآنی احکام کے خلاف ہیں - پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کفار مکہ کیطرف سے ابورافع قاصد بنکر آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر مسلمان ہوگیا تو بولا کہ اب میں

کافروں کی طرف واپس نہیں جاتا آنحضرت نے فرمایا میں قاصد و نخوبند نہیں کرتا اور میں عہد شکنی و غدر نہیں کرتا۔ اب تم چلے جاؤ تمہارے دل میں اسلام ہے تو وہاں جاکر پھر بطور خود چلے آنا دیکھو سنن ابوداؤد ص ۳۳ جلد ۲

ایک دفعہ آنحضرت کے پاس مسیلمہ کذاب کے (جو آنحضرت کے مقابلہ میں پیغمبری کا دعوے کرتا تھا اور آنحضرت کا سخت دشمن تھا) وکیل آئے اور آنحضرت کے سامنے کلمات گستاخی و انکار اسلام زبان پر لائے۔ آنحضرت نے یہی جواب دیا کہ قاصد کو مارنا ہمارا طریق نہیں ورنہ تم بچ کر نہ جاتے آخر وہ صحیح سالم چلے گئے۔ دیکھو سنن ابوداؤد ص ۳۴ جلد ۲

اور آنحضرت نے بوقت رحلت اپنی تاکیدی وصیتوں میں فرمایا ہے واجیزوا الوفد بنحو ماکنت اجیزھم یعنی قاصد و نخو خلعت و انعام دینے رہنا جیسے میں دیتا رہا ہوں۔ دیکھو بخاری مطبوع بطبع احمدی ص ۴۲۹ ..... اور آنحضرت کے دوم خلیفہ عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے اپنی وصیتوں میں فرمایا عہد یونکا عہد پورا کرو اور انکی مدد میں انکے مخالفوں سے لڑو۔ دیکھو بخاری صفحہ ۴۲۹۔

ان احکام و قوانین بانی اسلام سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ جو لوگ اپنے مخالفین مذہب سے عہد کرکے غدر کرتے ہیں اور انکے قاصد و نخو ایذاء پہنچاتے ہیں وہ دین اسلام کے مخالف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ دن بدن انکی ریاستوں میں تنزل ہوتا جاتا ہے اور ضعف و ادبار انپر طاری ہوگیا ہے۔

آنریبل سید احمد خانصاحب بہادر نے انکے ضعف و ادبار کی یہ وجہ سمجھی ہے کہ انہوں نے معاشرت کو مذہب سے ملا دیا ہے۔ ولیکن ہمارے نزدیک یہ **ڈبل غلطی** ہے۔ اور درحقیقت معاشرت کو مذہب سے جدا سمجھنے کے سبب سے یہ ادبار و ضعف پیدا ہوا ہے۔ اگر وہ معاشرت و ریاست کو قرآن و حدیث کے تابع کرتے اور مذہب میں داخل سمجھکر مذہب کے موافق اسمیں کارروائی کرتے تو کبھی ذلیل و خوار نہوتے ان لوگوں سے میری مراد

(۲۳۹)

اسوقت کے روسا رافغانستان ہین کہ بار اگورنمنٹ برطانیہ سے انہون نے عہد کیا اور توڑا اور انکے سفیرون قاصدونکو ضرر پہنچایا - بیشک وہ اس فعل شنیع مین قرآن کے مخالف ہین اور ایسے موقع پر انکی اعانت و مدد گناہ و غدر مین داخل ہے اس بات کے اظہار سے میں اپنا فرض مذہبی ادا کیا ہے کسیکی خوشامد یا کسی سے عداوت کا اسمین حصہ نہین - اور اسمین میرا یہ بھی مقصود ہے کہ گورنمنٹ انگلش اس فعل کو اسلام یا تمام مسلمانون کے ذمہ نہ لگائی بلکہ انکی ذاتی خصلت و جہالت پر حمل کرے - اسکی زیادہ تفصیل مین ایک مستقل رسالہ مین شائع کرنا چاہتا ہون ولیکن اسمین پوری توجہ ناظرین منصفین کا منتظر ہون چنانچہ پہلی بھی ضمیمہ اشاعۃ نمبر ششم مین اسبات کا ذکر کر چکا ہون - **حاشیہ**

۱۰۴ اگر کسی سے تمہارا زبانی یا تحریری عہد و پیمان کچھ نہو فقط ایک جگہ باہم رہنے کا یا ایک راستہ ملکر چلنے کا اتفاق ہو اور ایک دوسرے کیطرف سے امن کے خیال مین ہو تو یہ صورت بھی عہد کے حکم مین داخل ہے - اور ایسے عہد والے کی جان و مال کا بھی تعرض کرنا غدر و حرام ہے - صحیح بخاری ۳۷۹ سنن ابوداود ص ۳۵ جلد ۲

مولف کہتا ہے صحیح بخاری مین مسور وغیرہ سے مروی ہے کہ عروہ بن مسعود (مشرکین مکہ کے وکیل) نے مغیرہ بن شعبہ صحابی کو آنحضرت کے سامنے کہا - اے غادر - کیا مینے تیرے غدر و فساد کی اصلاح مین کوشش نہین کی - اسکے اس کہنے کی وجہ یہ تھی کہ مغیرہ بن شعبہ اسلام سے پہلے ایک قوم کے ساتھ ہو کر چلا - راستہ مین انکو قتل کیا اور مال لوٹ لیا پھر آنحضرت کے پاس آکر مسلمان ہو گیا - آنحضرت نے فرمایا کہ تیرا اسلام تو ہمنے منظور کیا ولیکن اس مال سے ہمکو کچھ تعلق نہین ہے - ابوداؤد کی حدیث مین ہے یہ اسلئے کہ یہ مال غدر ہے قسطلانی نے شرح بخاری مین اسکی تفصیل و غدر ہونیکی وجہ بیان کی ہے کہ مغیرہ بن شعبہ بنی مالک مین سی تیرہ آدمیون کے ساتھ مصر مین مقوقس (بادشاہ

یا امیر مصر کا نام ہے) کے پاس گیا یقوقس نے ان لوگوں کی خاطر کی اور مغیرہ کی سختی۔ مغیرہ کو اس سے حسد پیدا ہوا اسنے راستہ مین سبکو شراب پلاکر بیہوش ہونیکے بعد قتل کر دیا اور انکا مال لیکر آنحضرت کے پاس آکر اسلام قبول کیا۔ جب نبی مالک کو اسکی خبر پہنچی تو وہ لڑائی کو مستعد ہوئے۔ تب عروہ بن مسعود مذکور نے تیرہ آدمی کا خونبہاے دیکر لڑائی تھامی۔ اور آنحضرت نے مغیرہ کو یہ بات فرمائی کہ یہ مال غدر ہے۔ مین اسکو لے نہین سکتا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ جب کوئی کسیکے ساتھ ہو کر چلتا ہے تو گویا ایک دوسرے کو امن دیتا ہے پھر ایک کو دوسرے کے جان و مال سے قرض کرنا غدر ہے۔ اور غدر کافر کے ساتھ کیون نہو) حرام قطعی ہے۔ یہ حدیث ہماری رسالہ **الاقتصاد فی مسائل الجہاد** جسکا ذکر ہم اشاعۃ السنہ نمبر ششم کے ضمیمہ مین کر چکے ہین) کی رکن رکین ہے۔

اس حدیث کے فتوی سے ہم گورنمنٹ انگلشیہ کی مخالفت و بغاوت کو (ان لوگون کے حق مین جو اسکی ظل حمایت مین با امن و امان آباد ہین اور اسکی طرف سے شعار مذہبی کے ادا کرنے مین خود مختار و آزاد) حرام جانتے ہین اور اس گورنمنٹ کے مخالفون کو مدد دینا ناجائز سمجھتے ہین۔ مین پہلے بھی کہہ چکا ہون اور اب دوبارہ کہتا ہون کہ اسباب کا انہا مین اپنا مذہبی فرض سمجھتا ہون اس سے کوئی غرض دنیاوی مدنظر نہین رکھتا۔

میرے احباب و آشنا سب جانتے ہین کہ مجھے اس گورنمنٹ سے عام مسلمانان رعایا سے علاوہ کچھ خاص تعلق نہین ہے نہ مین گورنمنٹ کا ملازم ہون نہ پنشن خوار نہ جاگیردار نہ کسی کمیٹی کا ممبر نہ کسی مجلس کا رکن و مشیر نہ کسی حاکم وقت کا ملاقاتی نہ کبھی ہوتی۔ آجتک کسی سے کسی نوع کی منفعت ذاتی نہین اٹھائی۔ اور آیندہ تحصیل منفعت و تقرب حکام وقت کی نیت نہین رکھی۔ باینہمہ ان باتونکو مین ظاہر کرتا ہون تو اس سے بجز ادائے اپنے فرض مذہبی کے و خیر خواہی و برادرت مسلمان بھایون کے اور کچھ مقصود نہین کہتا آگے معاملہ خدا سے ہے۔ لوگ جو چاہین سمجھین۔ اور میری ان باتونکو جس غرض پہ چاہین

(240)

محمول کرین - حاشیہ

۱۰۵	جن مخالفون سے تمکو لڑنے کی اجازت ہے (جنکی تشریح قرآن مین آچکی ہے - اور ہمارے رسالہ الاقتصاد فی مسائل الجہاد مین بھی موجود ہے - یعنی وہ جو تمکو ستاوین اور تمہارے دین سے مزاحمت کرین) انکی عورتون اور بچون کو نہ مارو (خ م م)	۳۴۴

خانہ داری

۱۰۶	نکاح کرو یہ آنکھہ کو بچاتا ہی شرمگاہ کو حرام سے محفوظ رکھتا ہے (خ م)	۲۵۹
۱۰۷	جس عورت سے نکاح کرو اسکو پہلے آنکھہ سے دیکھ لو (مسلم ابوداود)	۲۶۰
۱۰۸	زوجہ و اولاد و لونڈی غلامونکے خرچ کی خبرگیری کرو (مسلم)	۲۸۳
۱۰۹	بصورت تفرقہ زوجین چہوٹے بچے کو پرورش کرنے اور پاس رکہنی کی مان مستحق ہے (ابوداؤد)	۲۸۵
۱۱۰	مان نہو تو خالہ مستحق ہے - (بخاری و مسلم)	۲۸۵
۱۱۱	لڑکا سن تمیز کو پہنچ جاوے تو وہ خود مختار ہے جسکے پاس چاہے رہے - (ابوداود)	۲

اسی قسم کے ہزارہا احکام متعلق امور معاشرت آنحضرت نے فرمائی ہین - اور دفاتر احادیث مین موجود ہین ان سب کا استقصاء و استیفاء اسمقام مین ضروری نہین - اتنی تفصیل بھی اس نظر سے ہوئی کہ شائد ہمارے مخاطب دو چار مثالونکو کسی تاویل و بہانہ سے اڑا دین یا انکو قلت و ندرت پر حمل کرین - پس ہمنے کسیقدر تفصیل سے یہ بات ناظرین کو جتا دی ہے کہ امور معاشرت دین مین بکثرت موجود ہین جنمین کسیکی تاویل و تصرف کی گنجائش نہین ہے - اور ایک غرض ہماری اس تفصیل سے یہ بھی ہے کہ ناظرین ان احکام کے لوازم (رضاء و عتاب و ثواب و عذاب) بتصریحات شارع جان لین اور اس سے ان احکام کا داخل دین ہونا سمجھہ جائین اسبات کو ہم عنقریب بتشریح

بیان کرینگے - اور ان لوازم سے انکا دین مین داخل ہونا ثابت کرکے دکھائینگے - **ثبوت** اس امر کا کہ امور معاشرت مذکورہ دین مین اور احکام الہی کہلاتے ہین اظہر من الشمس ہے کسی مسلمان کو زمانہ نبوت سے آجتک شک نہین ہوا کہ جو کچھ قرآن و حدیث مین احکام وارد ہین وہ سب دین اسلام مین داخل ہین اور دین اسلام ان مجموعہ احکام کا نام ہے - ولیکن آجکل کے فیشن کے مسلمان جو نیچری کہلاتے ہین اسمین شک رکھتے ہین انکے افہام کی نظر سے اسپر دو دلیلین قائم کیجاتی ہین -

دلیل اول جو لائق فہم خواص ہے یہ ہے کہ دینی حکم سے ہماری مراد وہ خطاب یا ارشاد خدا و ندی ہے جو افعال مکلفین کے متعلق ہو - اور اسمین کسی امر کے کرنے نہ کرنے کا مطالبہ ہو یا دو نو امر کا اختیار دیا گیا ہو - اور یہ تعریف ان سب امور معاشرت پر جنکی تفصیل گذر چکی ہے صادق آتی ہے - امور مندرجہ قرآن پر صدق اسکا ظاہر ہے - اسلئے کہ ان امور مین ارشاد خدا و ندی شرح مذکور صاف پایا جاتا ہے یہ وہ امور معاشرت جو حدیث مین آئے ہین سو وہ بھی اسمین داخل ہیز اللہ تعالے نے فرمایا ہے یہ نبی اپنی خواہش نفس سے کوئی حکم نہین دیتا - جو حکم دیتا ہے

ما ینطق عن الھوی ھو الا وحی یوحی نجم ۱۴	وہ ہمارے وحی ہے - اور اسمضمون کے آیات

شروع مضمون ہذا مین بھی گذر چکی ہین -

دلیل دوم جو عام فہم ہے یہ ہے کہ اللہ تعالے نے ان احکام کو ان عبارات سے کہ تمکو اللہ تعالے اس امر کا ارشاد کرتا ہے یا وصیت فرماتا ہے یا حکم دیتا ہے اپنی طرف نسبت کیا ہے اور اُنکے مخالفت پر وعید شدید و نارضامندی کا اظہار کیا اور اسپر دوزخ وغیرہ عقوبت

---

† الحکم الشرعی قال اصحابنا رح انہ الخطاب المتعلق بافعال المکلفین بالاقتضاء او التخییر - اما الاقتضاء فیتناول اقتضاء الوجود و اقتضاء العدم اما مع الجزم او مع جواز الترک فیتناول الواجب والمحظور والمندوب والمکروہ واما التخییر فھو الاباحۃ **حاشیہ**

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

اخروی کا ڈر سنایا - اسیطرح اسکے رسول مقبول نے ان احکام کو خدا کیطرف نسبت کیا اور انکو دین فرمایا اور انکی مخالفت کرنیوالے کو دین سے خارج کیا اور اسپر وعید شدید کا اظہار فرمایا یہ باتین ان احکام کے ذیل مین درج ہین اور انہین باتونکے اظہار کے لئے وہ تفصیل لکھی گئے ہین - دیکھو منجملہ احکام الٰہی نمبر (۵) مین اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ ادائے امانت کا تمکو خدا حکم دیتا ہے اور نمبر (۴۲) مین فرمایا ہی کہ اس کی خدا تعالےٰ تمکو وصیت کرتا ہی نمبر (۱) و (۳) مین فرمایا ہی ان لوگونکا مال کہاؤگے تو آگ مین جاؤگے نمبر (۴۷) سے (۴۱) تک کی ذیل مین فرمایا ہے یہ اللہ کی حدین ہین انسے تجاوز کروگے تو ظالم ہوگے اسیطرح اور احکام کے ذیل مین تشدیدات وعقوبات موجود ہین - ناظرین حسب شاندہی اس رسالہ کے قرآن مین آیات کا ملاحظہ کرین -

ومنجملہ احکام نہوی نمبر (۱۰) و (۱۱) و (۱۹) و (۵۰) کی مخالفت پر لعنت فرمائی ہے - نمبر (۲۱) و (۲۷) و (۳۹) مین خدا کی خوشی ظاہر کی ہی - نمبر (۱۶) و (۳۴) و (۳۸) مین عذاب دوزخ کی خبر دی ہے (نمبر (۱۴) وغیرہ مین اخروی محرومی کا ڈر سنایا ہے - نمبر ۱۵ - ۲۰ - ۳۶ - ۳۷ - ۴۱ - ۴۲ کے مرتکب کو اسلام ایمان (کامل) سے خارج کیا - اسیطرح اور احکام کے ذیل مین تشدیدات وعقوبات موجود ہین جو مراجعت مضمون سابق سے بآسانی معلوم ہوسکتے ہین

ثابتوں اس امر کا کہ یہ احکام معاشرت روحانی اصلاح یا ترقی کے منافی نہین ہی سو بھی ظاہر ہے - غور کرو - چوری یا قتل یا ایذا رسانی یا جھوٹ بولنا یا کسی کی بدگوئی کرنا شرافت انسانی سے نہیں - سچ نہ بچنا - لوگون کے حقوق دبالینا - حکام وقت کی اطاعت نکرنا - ملک مین فساد و بغاوت برپا کرنا وہ لباس جسمین تکبر و مغاخرت و اسراف پایا جاوے پہننا کیا اخلاق کو بگاڑتا ہے اور انسانیت و روحانیت سلیمہ کو غیبت و نابود کرتا ہے - پھر ان مفسدات سے پرہیز کرنیکا امر روحانی اصلاح و ترقی کا موجب کیونکر نہوگا اس بحث و تفصیل سے ثابت ہوا

کہ معاشرت مذہب کا جزو ہے۔ اور انبیا جیسے اعتقادات و عبادات سکہانیکو آئے ہین ویسے معاملات و معاشرت بتانیکو آئے ہین اور ان امور مین دست اندازی روحانی تربیت کی جو بعثت انبیا سے مقصود ہے منافی نہین ہے بلکہ موید ہے۔ **ولیکن افسوس ہے** کہ یہ مضمون باوجود کمال وضوح کے آنریبل سید احمد خانصاحب بہادر سی ایس آئی پر مخفی ہے اور انکے خیال مین معاشرت کو مذہب سے کمال درجہ سے مغائرت و منافرت ہی چنانچہ پرچہ تہذیب الاخلاق ماہ جمادی الثانیہ سنہ ۹۶ مین ایک مضمون بعنوان مذہب و معاشرت آپ نے اسباب مین شایع کیا ہے اور اسمین بزعم خود بڑے زور و شور سے احکام معاشرت و معاملات کا دین سے خارج ہونا ثابت کیا ہے اور کل مذاہب منزلہ و کتب سماویہ کا خلاف اختیار کیا ہے اس خفا و مخالفت کا سبب و منشا یہ ہے کہ یوروپ کی وضع و طرز مذہب و معاشرت آپکو نہائت پسند ہے چنانچہ کس و ناکس (جسنے آپکو دیکہا یا آپکا حال سنا ہے) اسبات کو یقیناً جانتا ہے اور یوروپ کا فتوے و تامل مذہب و معاشرت کی نسبت یہی ہے کہ معاشرت کو مذہب سے کچھ علاقہ نہین ہے اُنکے نزدیک مذہب فقط مختصر اعتقاد و عبادات کا نام ہے مثلاً خدا کو ثالث ثلاثہ (یعنے تین مین سے ایک) جان لینا اور مسیح کو خدا کا بیٹا اور مخلوقات کے گناہونکا فدیہ و کفارہ مان لینا اور اگر جی چاہا تو اٹہوین دن گرجا مین چلے جانا اسکے سوا اور امور کو (کہانا پینا وغیرہ اخلاق و عادات ہون خواہ باہمی معاشرت و معاملات) مذہب سے کچھ تعلق نہین جو کچھ کوئی چاہے خنزیر شراب مردہ (یعنی غیر مذبوح) نوش جان کرے اور جسطرح چاہے باہم حقوق و معاملات مین فیصلہ کرے یہی وجہ ہے کہ یہ لوگ امور معاشرت و معاملات مین تورات و انجیل کا نام نہین لیتے اور جو جی مین آوے اسی پر عمل کرتے ہین۔

ان باتون کی تفصیل کا کوئی شائق ہو تو وہ کتب مصنفہ مولوی سید ابو المنصور صاحب امام فن مناظرہ اہل کتاب خصوصاً نوید جاوید کے کلیسیا پنجم سکرمنٹ دوم کا ملاحظہ کرے۔ باقی بنمبر آیندہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah.

مقصد الاسنی فی شرح الاسماء الحسنی احیاء العلوم وغیرہا جو سب کے سب عنایت الٰہی سے راقم کے پاس موجود ہین -
سبہی مضمون منقذ من الضلال کی تائید و تصدیق کرتے ہین - پہر وہ رجوع آپکا کس کتاب مین ہے -
علاوہ بران تاریخی واقعات بہی اسی مضمون کی تصدیق کرتے ہین کہ وہ اخیر عمر مین محدثانہ خیالات پر ہوگئے
تہی قال علی القاری مات الغزالی والبخاری علی صدرہ پہر انکا رجوع کیا بعد موت ہوا ہے معلوم ہوتا ہے
کہ جناب مخاطب نے مسلمانونکو یہ بات (کہ غزالی ہمارا ہمخیال ہے) جتانے کے لئے یہ بات اپنی باطنی نیچر سے نکالی ہے
کسی ظاہری کتاب مین نہین دیکھی شاید ہماری نظر کا قصور ہو - ہم بہت خوش ہونگے - اگر آپ ہمکو اس
کتاب سے نشان دہی کرینگے مگر وہ کتاب کسی نیچری یا فلسفی کی تصنیف نہو - قدیمی مسلمانون سے کسی محقق کی تالیف ہے

شرح حدیث

من قال لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ وان زنی وان سرق

جناب ممدوح نے اسی پرچہ جمادی الثانیہ ۹۶ھ کے خاتمہ مین تمسک حدیث مذکور الصدر فرمایا جسنے دل سے لا الہ الا اللہ
کہا چور ہو خواہ زانی وہ بہشت مین داخل ہوگا -
جس سے مراد آپکی یہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کہنے والا خواہ کیسا ہی گناہگار ہو وہ بلا مس عذاب بہشت مین جاویگا -
اس مراد پر دلیل یہ ہے کہ ہماری آپکی اسمین نزاع ہے ہم اسکی منکر ہین - اور آپ مثبت - عذاب بہگتنے کے بعد
گنہگار مسلمانونکا بہشت مین داخل ہوجانا تو ہماری نزاع کا محل نہین ہے - اور اس مراد سے آپکا یہ قول ایک جرنیلی حکم ہے
کوئی دلیل اسپر نہ آپنے قائم کی ہے نہ کتاب و سنت مین پائی جاتی ہے - اور حدیث مذکور الصدر کی وہ مراد نہین ہے
جو آپنے سمجہی ہے اسکی مراد جو (بر طبق تصنیف را مصنف نیکو کند بیان - خدا و رسول نے کئی آیات و احادیث کے
ضمن مین ظاہر کی) یہ ہے کہ جسنے لا الہ الا اللہ کہا چور ہو خواہ زانی وہ ضرور بہشت مین داخل ہو رہیگا - خواہ
پہلی ہی داخل ہوجائے اور اسکی سب گناہ بدون سزا دہی خدا تعالیٰ معاف کردے خواہ گناہونکی سزا بہگت کر بہشت
مین داخل ہو - وہ آیات و احادیث جنسے یہ مراد اس حدیث کی ثابت ہوتی ہے - کئی ہین لیکن اس مقام مین ایک آیت اور
دو حدیثونکے ذکر پر اکتفا کیا جاتا ہے **قال اللہ تعالیٰ** ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ ویغفر
ما دون ذلک لمن یشاء یعنی خدا شرک کو تو ہرگز نہین بخشتا - پر اس سے نیچے کے گناہ جسکو چاہے بخشدے

اسکا مفہوم صاف دال ہی کہ جسکو نہ چاہی وہ گناہ نہین بخشتا - اور اس بخشش کا نہ چاہنا بہی اسکی قدرت مین داخل ہی - سید احمد خان صاحب کا خاتمہ مضمون مذہب و معاشرت مندرج پرچہ رجب ۱۲۹۶ھ مین اسپر یہ اعتراض کہ اس صورت مین وعدہ مغفرت مشتبہ ہو جاتا ہی اس تقریر سی مندفع ہو سکتا ہی کہ اس آیت مین فاسق مسلمانونکی لئی وعدہ مغفرت کا یقینی و قطعی ہونا آپ کو کس نے بتایا ہی - اور اس اشتباہ کا خلاف کس آیت یا حدیث سی معلوم ہوا ہی - جہانتک کتاب و سنت و آثار اخیار امت کو دیکہا جاتا ہی یہی معلوم ہوتا ہی کہ قطعی وعدہ مغفرت تو متقیون ہی کے واسطی (گو متقی ہونا ہر کسیکا بجز ان لوگون کے جنکو خدا و رسول نے بشارت دی ہے - پہر محل اشتباہ ہی) مخصوص ہے فاسق مسلمانون کے لئی تو اشتباہ ہی اشتباہ ہی کہ دیکہئی بچ جاتے ہین یا گناہونکی سزا بہگت کر چہٹی پاتے ہین قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وکان فی قلبہ وزن شعیرۃ من خیر ویخرج من النار من قال لا الہ الا اللہ وفی قلبہ وزن برۃ من خیر ویخرج من النار قال لا الہ الا اللہ وفی قلبہ وزن ذرۃ من خیر بخاری ص۱۱ و مسلم ص۱۰۹ یعنی دوزخ سی نکالا جاویگا جسنی لا الہ الا اللہ کہا اور اسکے دل مین ایک جو برابر یا گیہون برابر یا ذرہ برابر ایمان ہوگا - یہ حدیث صاف ناطق ہی کہ پہلے انکو دوزخ مین داخل کیا جاویگا آخر ایمان کے سبب سے نکالا جائیگا اس نکالنی اور دوزخ مین عذاب بہگتنی کی تفصیل بہت سی احادیث بخاری ص۹۷۳ و مسلم ص۱۰۳ مین موجود ہی - اور مجمل بیان عذاب مسلمان گناہگارونکا ہماری مضمون مذہب و معاشرت مندرج نمبر ہذا و نمبر سابق مین بذیل احادیث و آیات احکام نیز موجود صحیح بخاری مین بصفحہ ۷ حدیث ہی کہ آنحضرت نی اپنی اصحاب کو فرمایا کہ کہ جو کوئی تم سی چوری یا قتل نفس یا بہتان کا مرتکب ہوگا اگر اسکا حال دنیا مین نہ کہلا اور اسپر حد جاری نہوئی تو وہ خدا کی سپرد ہی - وہ چاہیگا تو اسکو بلا سزا دہی چہوڑ دیگا - اور اگر عذاب کرنا چاہیگا تو عذاب کریگا - گناہگار مسلمانون کے لئی عذاب کا خوف ہونا - اس حدیث مین قطعی طور پر پایا جاتا ہے بالجملہ جو مراد حدیث مذکور کی اپنی سمجہی ہی کسی آیت یا حدیث سی ثابت نہین ہوئی ورنہ آجتک سوای فرقہ ضالہ مرجیہ کے کسی مسلمان کے خیال مین آئی ہی جناب ممدوح نی مسلمانونکو قید شریعت سی آزاد کرنیکی لئی یہ خوشخبری سنائی ہے اور اپنی مضمون مذہب و معاشرت اور مضمون مذہب انسان کا امر طبعی ہی جن سے احکام شرعیہ فرعیہ کا مٹانا مرکوز خاطر جناب ہی کے ثابت کرنیکو یہ پٹڑی جمائی ہی مسلمان انکی خلاف واقع بشارتون سی مطمئن

ابو سعید محمد حسین لاہوری

نہو بیٹھین اور فقط اعتقاد توحید کو بدون صالحہ اعمال کے سبب اولی دخول جنت و کمال ایمان کا نہ سمجہہ بیٹھین +

قومی ہمدردی سی